بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"جِدّ الممتار" کا سفر بریلی سے کراچی

شائع کردہ ماہ نامہ "معارفِ رضا"
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی، پاکستان)
شمارہ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ – ۱۷ مارچ ۲۰۰۷ء

بقلم: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا تحسینی، مدیر "دار اہل سنّت" کراچی

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام احمد رضا خان –علیہ رحمۃ الرحمن– کی تقریباً ایک ہزار تصنیفات وتعلیقات میں سے بہت سی تحریرات اب تک شائع نہیں ہو پائیں، انہیں میں سے "حاشیہ ابنِ عابدین، ردّ المحتار" پر امام احمد رضا کی تعلیقاتِ نفیسہ وجلیلہ "جِد الممتار" کی تکمیلِ طباعت ہے، "جِد الممتار" کی جلدِ اوّل (کتاب الطہارۃ وکتاب الصلاۃ) ۱۹۸۲ء اور جلد ثانی (کتاب الزکاۃ تا کتاب الطلاق) ۱۹۹۴ء میں صدر مدرّس جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ، استاذ گرامی حضرت علّامہ مولانا محمد احمد مصباحی صاحب اور ان کے رفقاء نے "المجمع الاسلامی" مبارکپور اعظم گڑھ سے شائع کی، جس میں سے جلدِ اوّل کی طباعت کا مرحلہ حیدرآباد دکن میں طے ہوا، جبکہ جلدِ ثانی "رضا اکیڈمی" بمبئی کے تعاون سے شائع ہوئی۔ یہ اِشاعت اپنے زمانے کے تقاضوں کو بھرپور انداز میں پورا کرتے ہوئے کی گئی، مگر آج ہمارے زمانے میں اُس انداز کی طباعت تقریباً ناقابلِ قراءت تصوّر کی جاتی ہے، جبکہ عرب حضرات خصوصاً اور ان کی اتّباع میں اہلِ پاک وہند بھی عموماً کمپیوٹرائزڈ کتابیں پڑھنے کے عادی ہوئے چلے جا رہے ہیں؛ لہٰذا ۱۹۹۷ء میں مادرِ علمی جامعہ اشرفیہ میں دورانِ تعلیم مخلص ومشفِق اساتذہ کی تربیت اور ذہن سازی کے نتیجے میں، یہ نیّت وعزمِ مصمم کر لیا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تمام عربی تصانیف کو جدید زمانے کے تقاضوں کے مطابق، عالمی سطح پر ممکنہ حد تک عمدہ اور خوبصورت ترین انداز میں شائع کیا جائے، جس سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ جاذبیت اور شوق قراءت کا فائدہ بھی حاصل ہو؛ لہٰذا ترجیحی بنیاد پر "جِدّ الممتار" کو فوقیت دی گئی، جس کے لیے مبارکپور سے کی گئی اِس کی اشاعتِ اوّل نے سنگِ میل کا کام دیا، اور ساتھ ہی ساتھ اس کا ایک قلمی نسخہ حضرت علّامہ قاضی عبد الرحیم بستوی صاحب مفتی مرکزی دار الافتاء اہلِ سنّت بریلی شریف کی نوازشوں سے حاصل ہوا، یہ نسخہ قاضی صاحب قبلہ کے اپنے قلم سے نقل کردہ ہے، جسے انہوں نے اپنے استاذِ محترم حضرت علّامہ غلام جیلانی میرٹھی صاحب کے نسخے سے نقل کیا، جبکہ علّامہ غلام جیلانی صاحب علیہ الرحمۃ کا نسخہ خود سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے دستی نسخۂ مبارکہ سے منقول تھا، مبارکپور کے نسخۂ مطبوعہ

اور قاضی صاحب کے اِس نسخۂ مخطوطہ کے سبب ہمیں کتاب کی تحقیق اور ترتیبِ جدید میں انتہائی مدد ملی، جس کے لیے ہم اِن تمام حضرات کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں!۔

چونکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنے ضخیم ترین، گراں قدر، مایہ ناز اور شہرۂ آفاق "فتاویٰ رضویہ" میں "ردّ المحتار" (فتاویٰ شامی) کی بے شمار ایسی عبارات نقل فرمائی ہیں، جن پر امامِ اہلِ سنّت علیہ الرحمۃ نے بحیثیت تعلیق اپنے ایسے استدراکات، تحقیقات اور اِفادات بھی تحریر فرمائے، جو "جدّ الممتار" میں شامل نہیں تھے، اور چونکہ بقول قبلہ قاضی صاحب اور دیگر بعض علمائے کرام، سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی یہ خواہش تھی کہ ان تعلیقات کو بھی "فتاویٰ رضویہ" سے "جِدّ الممتار" میں نقل کر دیا جائے؛ تاکہ اس کی اِفادیت مزید تر ہو، چنانچہ ان حضرات کے حکم کی تعمیل میں اُن تعلیقات کو بھی اِس اشاعتِ جدیدہ میں شامل کر لیا گیا ہے، البتہ اس طرح کی تعلیقات کو نقل کرتے ہوئے عبارت کے شروع میں بریکٹ کے اندر یہ عبارت اس طرح لکھ دی گئی ہے: [قال الإمام أحمد رضا في "الفتاوى الرضوية":]؛ تاکہ اصل "جِدّ الممتار" اور "فتاویٰ رضویہ" سے منقول شدہ عبارات میں امتیاز کیا جا سکے۔ نیز "فتاویٰ رضویہ" سے منقول ہر عبارت کے انتہاء میں اس کی تخریج بھی کر دی گئی ہے؛ تاکہ اصل مقام سے رجوع کرنا آسان ہو، البتہ "فتاویٰ رضویہ" کے مختلف نسخوں میں سے معیار "رضا فاؤنڈیشن" لاہور والے نسخے کو بنایا گیا ہے، ہاں اس نسخے کی اَغلاط کی تصحیح کے لیے "رضا اکیڈمی بمبئی" والے نسخے سے مدد لی گئی ہے۔

چونکہ اس وقت دنیا میں "ردّ المحتار" (حاشیہ ابنِ عابدین شامی) کے قدیم وجدید متعدّد نسخے پائے جاتے ہیں، لہٰذا ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ "فتاویٰ شامی" کی تخریج کرتے ہوئے، جلد اور صفحہ نمبر کس نسخے کے مطابق لکھیں، جبکہ دنیا میں پائے جانے والے نسخوں میں اب تک کا ثقہ ترین نسخہ ہمارے سامنے "دار الثقافہ" دمشق کا مطبوعہ تھا، جس کی تحقیق شیخ حسّام الدین فرفور ابن شیخ صالح فرفور نے کی ہے، اس سلسلے میں، میں نے جب اپنے استادِ محترم مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی عبد القیوم ہزاروی صاحب علیہ الرحمۃ سے مشورہ کیا، تو حضرت نے اس قدر سہل اور مؤثر انداز میں میری اس مشکل کو آسان فرما دیا، کہ بے ساختہ میری زبان پر انگریزی کا محاورہ Old is Gold جاری ہو گیا۔ قبلہ مفتی صاحب نے فرمایا کہ "آپ کسی بھی ایک نسخے کو معیار بنا لیں، اور اس میں شامی کی عبارت کی تخریج کرتے ہوئے، باب، مطلب، جلد اور صفحہ نمبر وغیرہ کا حوالہ دیتے ہوئے، یہ نشاندہی بھی کر دیں کہ علّامہ شامی علیہ الرحمۃ کا یہ قول "درِّ مختار" کی کس عبارت کے تحت ہے، چونکہ "درِّ مختار" کی عبارت مختصر ہے، لہٰذا آپ کے ذکر کردہ باب ومطلب کی مدد سے "ردّ المحتار" کی عبارت تک بآسانی پہنچا جا سکے گا، اور اس طرح دنیا میں جس کے پاس "ردّ المحتار" کا جو بھی نسخہ ہو، وہ آپ کی شائع کردہ "جِدّ الممتار" سے بآسانی استفادہ کر سکے گا"۔ سبحان اللہ کیا ہی عمدہ رہنمائی فرمائی!۔

اس کے ساتھ ہی قبلہ مفتیٔ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا کہ "مولانا! میں "جِدّ الممتار" کی تخریج وتحقیق کا کام شروع کروا چکا تھا، مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ بھی اسی کتاب پر کام کر رہے ہیں، تو میں نے ارادہ ترک کر دیا، اور اب یہ کام آپ کے سپرد ہے، اور آپ کو ہر حال میں اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہے"۔ اللہ تعالی استادِ محترم قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار پُر انوار وتجلیات کی بارش نازل فرمائے، اور ہمیں ان کی نیک اُمیدوں اور حسنِ ظن کے مطابق "جِدّ الممتار" کی تکمیل میں، اور اس کے بعد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی دیگر عربی تصنیفات وتعلیقات کو، عموماً پاک وہند اور خصوصًا عالمِ عرب میں نشر کرنے کی توفیق وسعادت بخشے، آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اِشاعتِ جدیدہ "جِدّ الممتار" کی چند خصوصیات:

(۱) عبارتِ "جِدّ الممتار" کا مطبوعہ ومخطوطہ نسخوں سے مقابلہ۔

(۲) جدید نسخوں میں سے "دار الثقافة" دِمشق کے مطبوعہ نسخے کو معیار بنایا گیا ہے، جبکہ نسخِ قدیمہ سے "المطبعة الميمنيّة" قاہرہ مصر کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

(۳) قرآنی آیات واحادیث نبویّہ شریفہ اور نصوصِ فقہیّہ وغیرہ کی، اصل مآخذ ومَراجع سے تخریج، البتہ تخریج صرف ان نصوص کی کی گئی ہے جو "جِدّ الممتار" میں شامل ہیں، جبکہ "ردّ المحتار" کی عبارت میں منقول آیات واحادیث ودیگر نصوصِ فقہیّہ وغیرہ کے لیے صرف شامی ہی کی تخریج پر اِکتفاء کیا گیا ہے، اس طور پر کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے علاّمہ شامی کی جس عبارت پر تعلیق رقم فرمائی ہے، وہ "ردّ المحتار" میں کس مقام پر ہے؛ یہ اس لیے کہ "ردّ المحتار" کی عبارات میں وارد نصوص کی تخریج "دار الثقافة" دِمشق کے نسخہ میں کر لی گئی ہے۔

(۴) اُن مقامات کی نشاندہی جن کی طرف اشارہ کرتے وقت امامِ اہلِ سنّت نے فرمایا: "سيأتي" یا "كما قدّمنا" یا "انظر ما كتبتُ على "البحر" أو على "الفتح" یا "كما حقّقناه في فتاوانا" وغیرہ.

(۵) تمام معلّق علیہا عبارات کا ترتیب وار نمبر شمار۔

(۶) "فتاویٰ رضویہ" سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی اُن تمام عبارات کو نقل کیا گیا ہے، جو علاّمہ شامی کی کسی عبارت سے متعلّق ہیں۔

(۷) جن انبیاء، صحابہ، اولیاء وعلماء اور کتب کا امامِ اہلِ سنّت نے ذکر فرمایا ہے، حاشیہ میں ان کے مختصر حالات لکھ دیے گئے ہیں، اسے عرب حضرات اپنی اصطلاح میں "تراجمِ اَعلام" اور "تراجمِ کتب" کہتے ہیں۔

(۸) آخر میں قرآنی آیات، احادیثِ نبویّہ شریفہ، تراجمِ اَعلام، تراجمِ کتب، موضوعات، مآخذ ومَراجع مخطوطہ اور مآخذ ومراجع مطبوعہ کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں مرتّب کی گئی ہیں، اور ان سب کے آخر میں فہرس الفہارس دے دی گئی ہے۔

(۹) علاماتِ ترقیم یعنی فل اسٹاپ، کاماز، کالن، سیمی کالن، سوالیہ نشان اور علامتِ تعجب (۔ ، : ؛ ؟ !) وغیرہ کا التزام؛ تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

اب تک دار اہل سنّت کراچی سے "جِدّ الممتار" جلد اوّل (کتاب الطہارۃ) کی اِشاعت ہو چکی ہے، جبکہ جلدِ ثانی (کتاب الصّلاۃ) طباعت کے آخری مراحل سے گزر رہی ہے، اور بقیہ چار جلدوں پر تحقیقی کام اپنی مناسب رفتار کے ساتھ جاری ہے، ان شاء اللہ اس طرح "جِدّ الممتار" کا یہ مبارک سفر بریلی شریف سے کراچی تک چھ ۶ جلدوں میں تکمیل کو پہنچے گا۔

اللہ تعالی بزرگوں کی دعاؤں سے ہم سب کو بہتر اور مؤثر ترین انداز میں اِشاعتِ دین کی توفیق عطا فرمائے، اور اسے ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم۔